از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 21مارچ، 1995

کرتار سنگھ المعروف نرجن سنگھ و دیگراں۔

بنام

سٹیٹ آف پنجاب

[کے راما سوامی، این وینکٹچالا اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

دفعہ 144 -معاوضے کا نظریہ-کیا ہے ؟-' نتیجتاً'-کے معنی -اس مقدمے کے فریق پر واجبات جس نے غلط ڈگری کا فائدہ حاصل کیا- دوسرے فریق کو معاوضہ جو کچھ اس نے کھودیاہے-اس میں سود بھی شامل ہے۔

اپیل گزاروں کی کچھ زمینیں اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت حاصل کی گئیں اور انہیں 1,30,949.30 روپے کی رقم سے نوازا گیا۔ حوالہ پر معاوضے میں 300 روپے فی مرلہ اضافہ کیا گیا۔ ریاست کی اپیل پر اسے کم کر کے 255 روپے فی مرلہ کر دیا گیا۔ اپیل زیر التواء، اپیل گزاروں نے ڈگری پر عمل درآمد کیا اور سود کے ساتھ بڑھاہوا معاوضہ وصول کیا۔

ریاست نے سود کے ساتھ اضافی رقم کی واپسی کے لیے ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 144 کے تحت درخواست دائر کی۔ اپیل گزاروں نے اضافی رقم جمع کروائی اور ضلعی جج نے اس پر قابل ادائیگی سود کی اجازت نہیں دی۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے اپیل گزاروں کو سود ادا کرنے کی ہدایت کی۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ مدعاعلیہ سود کا حقدار نہیں ہے کیونکہ سود ادا کرنے کی کوئی ہدایت نہیں تھی۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار پایا گیا کہ: 1.1 مالک یا زمین میں دلچسپی رکھنے والا شخص جب ایوارڈ اور ڈگری کے تحت معاوضہ وصول کرتا ہے جسے الٹ دیا گیا تھا، مختلف یا ترمیم شدہ اپیل کی گئی تھی، تو عدالت کو ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 144 کے تحت سود یا مقداری نقصانات کے ساتھ یا معاوضے کے ذریعے ریاست کو رقم واپس کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔

2.1 بحالی کی شرط یہ ہے کہ ٹرائل کورٹ کی ڈگری کو اپیل میں یا دوسری صورت میں الٹا یا مختلف ہونا چاہیے۔ لفظ "نتیجتاً" اس مقدمے یا کارروائی کے لیے فریق کی ذمہ داری پر زور دیتا ہے جس نے غلط ڈگری کا فائدہ حاصل کیا ہے کہ وہ دوسرے فریق کو جو کچھ وہ کھو چکا ہے اس کی تلافی کرے۔

3.1 فیصلہ کن قرض دہندہ نہ صرف وصول شدہ رقم بلکہ اس پر سود یا اس مدت کے لیے ہرجانے یا معاوضہ بھی واپس حاصل کرنے کا حقدار ہے جب اس نے رقم برقرار رکھی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص نے فیصلے کے مقروض سے غلط طریقے سے رقم لی ہے، اسے اس وقت کے دوران سود کے ساتھ اس رقم کو بطور ضمنی ادا کرنا پڑتا ہے جب اس سے رقم روکی گئی ہو۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4155، سال 1995۔

ای ایف اے نمبر 1374، سال 1985 میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے 5.11.85 کے فیصلے اور حکم سے

اومادتہ اپیل گزاروں کے لیے۔

جواب دہندہ کے لیے جی کے بنسل۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

15 اکتوبر 1971 کو شائع ہونے والے اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کے ذریعے حاصل کردہ اپیل گزاروں کی زمینوں کے لیے اراضی کے حصول کے کلکٹر نے 24 جنوری 1973 کو اپنے ایوارڈ میں 1,30,949.30 روپے کی رقم سے نوازا۔ حوالہ پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے 27 اگست 1975 کو اپنے فیصلے اور ڈگری کے ذریعے معاوضے میں 300 روپے فی مرلہ کے حساب سے اضافہ کیا لیکن آر ایف اے نمبر 15/1976 میں مدعا علیہ کی اپیل پر اسے کم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

کر کے 255 روپے فی مرلہ کر دیا گیا۔ اپیل زیر التواء، اپیل گزاروں نے 27 مئی 1976 کو سود کے ساتھ بڑھا ہوا معاوضہ وصول کیا تھا۔ اس لیے ریاست نے 28 فروری 1983 کو ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 144 کے تحت اضافی رقم کی واپسی کے لیے درخواست دائر کی جس پر سود ادا کیا جائے۔ درخواست گزار نے 21 فروری 1985 کو 57,920.26 روپے کی اصل اضافی رقم جمع کرائی تھی۔ ضلعی جج نے 15 مارچ 1985 کے اپنے حکم کے ذریعے اضافی رقم کی واپسی کو برقرار رکھتے ہوئے اس پر قابل ادائیگی سود کی اجازت نہیں دی۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے 5 نومبر 1985 کے عمل درآمد ایف اے نمبر 85/1374 میں متنازعہ حکم کے ذریعے اپیل گزاروں کو سود ادا کرنے کی ہدایت کی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے زور دے کر دعوی کیا کہ ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 144 کے تحت معاوضے کی درخواست میں مدعاعلیہ سود کا حقدار نہیں ہے، کیونکہ سود ادا کرنے کی کوئی ہدایت نہیں تھی۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ مانا جاتا ہے کہ اپیل گزاروں نے ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت حساب شدہ سود کے ساتھ معاوضے کی بڑھتی ہوئی رقم کو محسوس کیا تھا۔

دفعہ 144 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت، بحالی کا نظریہ اس بات پر غور کرتا ہے کہ جہاں ڈگری دار کو کسی ڈگری پر عمل درآمد میں کوئی جائیداد موصول ہوئی تھی، جسے اپیل پر، مکمل یا جزوی طور پر، بعد میں الٹ دیا جاتا ہے یا مختلف ہوتا ہے، عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ فیصلے کے مقروض کو وہ واپس کرے جو ڈگری پر عمل درآمد میں اسے کھو گیا ہے اور یہ غلط ڈگری کا نتیجہ ہے۔ بحالی ڈگری کے تغیر یا الٹ جانے یا اس میں ترمیم یا الگ کیے جانے کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ اس لیے بحالی کی شرط یہ ہے کہ ٹرائل کورٹ کی ڈگری کو اپیل میں یا دوسری صورت میں تبدیل یا مختلف کیا جانا چاہیے۔ لفظ "نتیجتاً" اس مقدمے یا کارروائی کے لیے فریق کی ذمہ داری پر زور دیتا ہے جس نے غلط ڈگری کا فائدہ حاصل کیا ہے کہ وہ دوسرے فریق کو جو کچھ کھو چکا ہے اس کی تلافی کرے۔ لہذا عدالت فریقین کو، جہاں تک ممکن ہو، اسی مقام پر بحال کرنے کی پابند ہے جو وہ اس وقت تھے جب عدالت نے اپنی غلط کارروائی سے انہیں اس سے بے دخل کر دیا تھا۔ اسی طرح جہاں کسی رقم کی وصولی عمل میں ایک ڈگری کے ذریعے کی گئی تھی جسے بعد میں الٹ دیا گیا تھا یا مختلف کیا گیا تھا، فیصلہ قرض یا نہ صرف وصولی کی رقم بلکہ اس پر سود یا اس مدت کے لیے ہرجانے یا معاوضہ بھی واپس کرنے کا حقدار ہے جب اس نے رقم برقرار رکھی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص نے فیصلے کے مقروض سے غلط طریقے سے رقم لی ہے اسے اس وقت کے دوران سود کے ساتھ اس رقم کو بطور سود واپس کرنا پڑتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے جب اس سے رقم روکی گئی ہو۔ مالک یا زمین میں دلچسپی رکھنے والا شخص جب ایوارڈ اور ڈگری کے تحت معاوضہ وصول کرتا ہے جسے اپیل پر الٹ دیا گیا، مختلف یا ترمیم کی گئی تھی، تو عدالت کو ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 144 کے تحت سود یا مقداری نقصانات کے ساتھ یا معاوضے کے ذریعے ریاست کو رقم واپس کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ عدالت عالیہ نے معاوضے کو 300 روپے سے کم کر کے 255 روپے فی مرلہ کر دیا تھا اور اس دوران اپیل گزاروں نے سود کے ساتھ عمل درآمد میں ایوارڈ کی رقم 300 روپے فی مرلہ وصول کی تھی۔ لہذا اپیل کنندگان حوالہ کورٹ کی ڈگری پر عمل درآمد یا دفعہ 54 کے تحت اپیل میں حاصل ہونے والی اضافی رقم کو سود کے ساتھ واپس کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ سود یا نقصان یا معاوضے کی منظوری دفعہ 23(1) کے تحت بڑھے ہوئے معاوضے میں تغیر، تبدیلی یا الگ کرنے اور دفعہ 28 کے تحت قانونی سود کے مقابلے کے نتیجے میں ہوتی ہے اگر عدالت کی ڈگری یا حکم کے مطابق ادائیگی کی جائے۔ ریاست مالک کو حاصل ہونے والے فائدے کو اصل ڈگری میں واپس کرنے کی حقدار ہے۔ سود کے ساتھ رقم کی واپسی کی ہدایت ضابطہ اخلاق کی دفعہ 144 کے تحت عدالت کو دیے گئے اختیارات کے تحت ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے اپیل گزاروں کو صحیح طور پر ہدایت کی کہ وہ بڑھتی ہوئی رقم سود کے ساتھ واپس کریں کیونکہ اپیل گزاروں کو رقم کی وصولی کے بعد واپسی یا ادائیگی کی تاریخ تک رقم کا فائدہ حاصل تھا۔

اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document